ضمیمہ

۱۔ مکتوب گرامی مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، لکھنؤ

محب گرامی منزلت ڈاکٹر صاحب زید توفیقہ و مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عنایت نامہ ۱۴ مارچ جلد پہنچ گیا۔ آپ کی کریم النفسی اور وسیع القلبی پر مسرت ہوئی۔ یہاں کی بعض اہم مصروفیتوں اور ذمہ داریوں کی بنا پر ریاض کی کانفرنس میں شرکت سے جو ۲۷ مارچ کو ہونے والی تھی میں نے معذرت کا تار دیدیا، اس سے زیادہ اہم کام حیدرآباد اور کلکتے میں پیش آگئے۔ اب واپسی پر بھی پاکستان آنے کا مسئلہ بھی نہیں رہا۔ اس کے لئے کسی دوسرے موزوں وقت اور مناسب سفر کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سفر پاکستان کے سلسلے میں دو باتیں بے تکلف عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ امید ہے کہ آپ ان کو ان کی صحیح اسپرٹ پر لیں گے کہ ایک یہ کہ ------------

----

دوسری بات یہ کہ آپ سے بے تکلف کہتا ہوں، کہ میں وہاں کسی تنظیم و تحریک کی دعوت پر آنے کے بجائے آزادانہ طریقے پر حاضری کو ترجیح دیتا ہوں تاکہ بے بہرہ باہمہ رہوں۔ یہ طویل تجربوں اور دعوتی مصلحتوں پر مبنی ہے، جب انشاء اللہ آؤں گا اور آپ مناسب سمجھیں گے اور وقت مناسب ہوگا تو آپ مجھے اپنے یہاں دعوت دے سکتے ہیں اور میرے کسی خطبے یا خطبات کا انتظام کر سکتے ہیں، مولانا عبدالمالک کو میں نے ایسا ہی اشارہ دیا ہے۔ جنہوں نے مجھے حجاز میں دعوت پیش کی تھی اور یاددہانی کا خط بھی آیا، اس کا تعلق کسی ناگواری یا بدگمانی سے نہیں۔ آپ کی صلاحیتوں، قوتِ عمل اور جدوجہد کی قدر کرتا ہوں اور اپنے جیسے قاصر الہمت اور ضعیف انسان پر ترجیح دیتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری اس معذوری یا نزاکت کو اس کی صحیح جگہ دیں گے۔

۱

جب بھی پاکستان آیا (تو انشاء اللہ اگر کوئی شدید مانع پیش نہ آیا تو) لاہور آؤں گا اور آپ کو بھی وقت دوں گا اور اپنے مطالعے و تجربے کے مطابق اخلاص کے ساتھ آپ کے رفقاء و طالبین علوم قرآن کو مشورہ بھی دوں گا۔ خدا کرے یہ خط کسی گرانی و بدگمانی کا باعث نہ ہو۔

والسلام

مخلص ابوالحسن علی

۲۔ مکتوب گرامی مولانا گوہر رحمٰن، مردان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب صدر مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا گرامی نامہ تو مل چکا ہے۔ لیکن انہی ایّام میں قومی اسمبلی کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ اس لئے شرکت سے معذور ہوں۔

آپ اور آپ کی انجمن نے اصلاح معاشرہ کے لئے "جہاد بالقرآن" کا جو طریقۂ کار اختیار کیا ہے میں اس کی تحسین کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ رب العالمین اس جدوجہد میں برکت ڈالے اور کامیابی عطا فرمائے۔

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصلاحی اور انقلابی کام کا آغاز قرآن پڑھنے اور پڑھانے سے ہوا تھا اور آخر دم تک یہی قرآن آپ کا حقیقی اسلحہ رہا ہے۔ ہر قسم کی اعتقادی اور عملی و اخلاقی برائیوں اور بیماریوں کا علاج صرف قرآن کریم اور سنّتِ رسول ؐ ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ قرآن پر ظلم کی کئی قسمیں ہیں۔ قرآن کی تلاوت اور اس کے علوم سے غفلت اختیار کرنا بھی ظلم ہے اس پر عمل نہ کرنا بھی ظلم ہے اور قرآن و سنّت کے خلاف دوسرے قوانین پر فیصلے کرنا بھی ظلم ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کی تعلیمات سے غافل ہو جاتے ہیں ان پر شیطان کو مسلّط کر دیا جاتا ہے۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۔ ہر دور کے مجددین و مصلحین نے اپنے تجدیدی اور اصلاحی جدوجہد کا آغاز قرآن کی تعلیمات کی اشاعت سے کیا ہے۔ برّصغیر میں شاہ ولی اللہ کی تجدیدی و اصلاحی تحریک کا آغاز بھی قرآن کریم کے فارسی ترجمے سے ہوا تھا۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی تحریک اقامتِ دین کا آغاز بھی ترجمان القرآن میں قرآنی تعلیمات کی اشاعت سے ہوا تھا۔ شیخ حسن البنّا شہید کی تحریک کا آغاز بھی قرآن کریم کے درسوں ہی سے ہوا تھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو بھی مفید تر بنائے۔

والسّلام!

گوہر رحمان، شیخ الحدیث دار العلوم تفہیم القرآن، مردان

رکن قومی اسمبلی،